تاریخِ جاپان

قسط نمبر ۴

جنگِ عظیم اول

جنگ عظیم اول سنہ 1914 سے 1918 تک لڑی گئی ، جو تاریخ میں انسانیت سوز واقعات سے بھری پڑی ہے - انسانی تاریخ میں پہلی بار ، کیمیائی ہتھیار اور زہریلی گیس استعمال کی گئی - شہری آبادی پر بڑے پیمانے پر بمباری کی گئی ، اور تاریخ میں پہلی بار بڑی تعداد میں فوج کو حرکت میں لایا گیا -

اِس جنگ نے قدیم یورپ کو مٹا کر نئے یورپ کو جنم دیا ، اور آمریت کا خاتمہ ہوگیا - یہ انسانی تاریخ کی ایک تباہ کُن جنگ تھی ، جس میں 90,000,00 سے زیادہ مرد ، میدانِ جنگ میں ھلاک ہوئے ، اور اتنے ہی عام افراد غربت ، بھوک، قحط ، بیماری اور نسل کُشی جیسے واقعات کی نذر ہوئے -

تاریخ کچھ یوں بتاتی ہے ، کہ 19 ویں صدی کے اواخر میں یورپ میں اتحاد بننے لگے تھے - سنہ 1879 میں آسٹریا ہنگری (جواُس وقت ایک مُلک تھا) اور جرمنی نے روس سے بچنے کیلئے آپس میں اتحاد کیا ، جِسے The Dual Alliance کہتے ہیں -

سنہ 1881 میں آسٹریا ہنگری نے سربیا کے ساتھ بھی اتحاد کیا ،اور اِس کا مقصد بھی روس کی سربیا کی جانب پیش قدمی کو روکنا تھا - ایک سال بعد سنہ 1882 میں The Triple Alliance معرض وجود میں آیا ، جس میں جرمنی اور آسٹریا ہنگری نے اٹلی کے ساتھ معاہدہ کیا - اِس اتحاد کا مقصد ، اٹلی کو روس کے ساتھ شامل ہونے سے روکنا تھا -

اِن بدلتے حالات میں روس نے بھی اپنی حکمت عملی بدلتے ہوئے ، سنہ 1894 میں فرانس کے

ساتھ Franco-Russian Alliance کے نام سے ایک اتحاد بنایا - اِس کا مقصد جرمنی اور آسٹریا ہنگری سے اپنا دفاع کرنا تھا -
سنہ 1904 میں فرانس اور برطانیہ نے Entente Cordiale کے نام سے ایک معاہدہ کیا ، جو باقاعدہ اتحاد تو نہیں تھا ، تاہم قریبی تعلقات کیلئے بہت اہمیت کا حامل تھا - اِسی طرح کا ایک معاہدہ ، برطانیہ اور روس کے مابین سنہ 1907 میں Anglo-Russian Entente کے نام سے دستخط ہوا - جرمنی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو روکنے کیلئے اسی سال یعنی سنہ 1907 میں Triple Entente کے نام سے ایک معاہدہ ہوا ، جس میں روس ، فرانس اور برطانیہ شامل تھے - اب یورپ تقسیم ہوگیا تھا ، یعنی ایک جانب جرمنی ، آسٹریا ہنگری ، سربیا اور اٹلی ، جبکہ دوسری جانب روس ، فرانس اور برطانیہ تھے -
چونکہ جاپان سنہ 1902 میں برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کرچکا تھا ، اِس لیے اُس نے برطانیہ کی طرفداری کرتے ہوئے اعلان جنگ کیا ، اور جرمنی کو دھمکی دی کہ وہ فوری طور پر مشرق بعید سے اپنے جنگی بحری جہاز باہر لیجائے ، اور چین کے علاقے Kiaochow (موجودہ چِینداؤ) میں واقع اڈے سے دستبردار ہوجائے - جب جرمنی نے کوئی جواب نہیں دیا تو جاپان نے اعلان جنگ کردیا -
جاپان کو بہت کم جانی نقصان کے بدلے فتح نصیب ہوئی - اب جاپان کا ایشیاء میں اثر مزید بڑھنے لگا ، اور اُس نے بحرالکاہل اور اردگرد زیرِ قبضہ علاقوں پر اپنی گرفت کو مزید تقویت دی - سنہ 1915 میں جاپان نے چین سے 21 مطالبے کیے - چونکہ اُس وقت چین خاصا کمزور ہوگیا تھا ، اِسلئے بغیر کسی مزاحمت کے زیادہ تر مطالبات مان لیے ، اور شمال مشرقی چین میں جاپانی اختیار کو تسلیم کرلیا - جاپان نے اپنی زیرِ قبضہ علاقے اور ریل کی پٹڑی کو منچوریا تک وسعت دی -
سنہ 1917 میں جاپان کے اتحادیوں نے اُس کی جانب سے جنگی حمایت کرنے پر، جاپانی

قبضوں اور دعوؤں کی خُفیہ طور حمایت کرنے پر اتفاق کیا -

جنگ عظیم اول ابھی جاری تھی ، کہ اِس دوران سنہ 1917 میں روس میں انقلاب آیا ، اور خانہ جنگی شروع ہوگئی - اِس بدنظمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ، امریکہ ، برطانیہ اور جاپان نے اپنی افواج ، ولاڈی واسٹک میں اُتار دیں ، اور ٹرانس سائبیریا ریلوئے تک کے کئی سو کلومیٹر علاقے پر قبضہ کرلیا - سرکاری طور پر تو یہ کہا گیا کہ اِس آپریشن کا مقصد ، اتحادیوں کے وہ ہتھیار برآمد کرنا ہیں ، جو روس لیجائے گئے ہیں - لیکن اِس کا اصل مقصد انقلابِ روس یا Bolsheviks Revolution کے مخالفین کی مدد کرنا تھا -

ابتداء میں ہر مُلک نے 7,000 ہزار فوجی سائبیریا بھیجنے کا فیصلہ کیا ، لیکن جاپان نے فوری طور پر زیادہ ملوث ہونے کیلئے 72,000 اہلکار روانہ کیے - برطانیہ اور امریکہ کو اب خدشہ ہونے لگا کہ یوں جاپان وہاں پر مستقل اڈے بنا سکتا ہے اور پھر وہاں سے جاپان کو نکالنے میں وقت لگے گا -

اُدھر یورپ میں جنگ عظیم اول ایک بڑی تباہی کے بعد ختم ہونے لگی - جنگ لڑنے والے تمام ممالک اب تصفیہ کرنے لگے تھے اور اِس مقصد کیلئے فرانس کے شہر Versailles میں ایک کانفرنس بُلائی گئی - جاپان بھی اِس کانفرنس میں مدعو تھا - سنہ 1919 میں Treaty of Versailles نامی معاہدہ دستخط ہوا - اِسی کانفرنس میں جاپان کو نئے بین الاقوامی نظام میں سرکاری طور پر دُنیا کے پانچ بڑے ممالک میں سے ایک تسلیم کیا گیا - جاپان نے نئی بین الاقوامی تنظیم League of Nations میں شمولیت اختیارکی - جاپان کی منچوریا اور سخالین میں عملداری کو تسلیم کیا گیا ، اور بعد میں یہ آخری اتحادی تھا ، جس نے روس سے سنہ 1925 میں انخلاء کیا -

جب جولائی سنہ 1914 میں جنگ عظیم اول چھِڑی تھی ، تو یورپ کے ممالک ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے ، جس کی وجہ سے اُن کی بین الاقوامی تجارت معطل ہوگئی تھی - اب وہ باقی

دُنیا کو کپڑا، مشینری اور کیمیکل برآمد کرنے سے قاصر تھے - اِن حالات میں جاپانی مصنوعات کی مانگ بڑھ گئی ، جس سے جاپانی تاجر اور سرمایہ کار اچانک امیر ہوگئے ، اور اُنہوں نے سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافہ کیا - ہزاروں فیکٹریاں تعمیر کی گئیں ، اور جاپانی ٹیکسٹائل کی برآمد میں بہت اضافہ ہوا -

چونکہ جاپانی مصنوعات ، اِس سے قبل سستی اور غیر معیاری ہوتی تھیں ، لہٰذا سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں نے پیداواری معیار کو بہتر کرنے کیلئے بیرونی ممالک سے جدید مشینری اور جدید تکنیک حاصل کی - یوں کئی بڑی کمپنیاں معرضِ وجود میں آئیں ، اور مُلکی دولت کا بڑا حصہ اُن کے ہاتھ آیا - جاپان میں قدرتی وسائل کی کمی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ایک لمحۂ فکریہ بنتا جارہا تھا - سنہ 1920 میں جاپان کی آبادی ساڑھے پانچ کروڑ سے زیادہ تھی ، جو گیارہ سال بعد ساڑھے چھ کروڑ تک جا پہنچی - اُس دور میں آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح دس لاکھ تھی -

جاپانی معیشت کو روزگار کے سالانہ ڈھائی لاکھ مواقع پیدا کرنے کی ضرورت تھی - جاپان نے اِس صورت حال سے نمٹنے کیلئے اپنی برآمدات میں اضافہ کیا - لیکن سنہ 1929 سے سنہ 1931 تک عالمی کسادبازاری یا مندی (Great Depression) کا دور دورۂ تھا - عالمی تجارت کی حالت دگرگوں تھی - مُلکوں نے درآمدات میں کمی کردی تھی - بے روزگاری میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ، اُجرتوں میں کمی کی گئی ، نتیجتاً مظاہروں نے زور پکڑ لیا ، اور یورپ مایوسیوں کے بادلوں میں گِھرگیا - اِنہی حالات نے جاپان پر بھی اثر کرنا شروع کردیا تھا -

سنہ 1920 کی دھائی میں جاپان کی جمہوری تحریک نے بھی زور پکڑا، جِسے Taisho جمہوریت کے نام سے یاد کیا جاتا ھے - 30 جولائی کو شہنشاہ میجی کے انتقال کے بعد Taisho نے جاپان کے 123 ویں شہنشاہ کی حثیت سے منصب سنبھالا ، جن کا دور30 جولائی 1912 سے 25 دسمبر1926 تک رہا - دلچسپ بات یہ ہے کہ جاپان میں شہنشاہ اپنے اصلی نام

سے نہیں بلکہ اعزازی نام سے پہچانا جاتا ہے، اور تاریخ میں اُن کے دور کواِنہی ناموں لکھا جاتا ہے، تو یوں Taisho بھی اعزازی نام ہے -

میجی دور میں بڑے پیمانے پر اندرون و بیرونِ مُلک سرمایہ کاری ، اور دفاعی پروگراموں پر کثیر اخراجات کی وجہ سے سرمایے کی قلت ہونے لگی ، اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ بیرونی قرضے لوٹانے کیلئے مناسب رقوم کی دستیابی مشکل بنتی جارہی تھی - جاپان کے اندر سیاسی اور معاشی دباؤ بڑھتا جا رہا تھا - اندرونِ مُلک پیچیدگی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جاپان نے سائبیریا کی مہم جوئی سے کچھ خاص حاصل نہیں کیا تھا، اِسلئے فوج کا مُلکی سطح پر اثر کم ہونے لگا -

واشنگٹن میں سنہ 22-1921 میں ہونے والی کانفرنس میں اتحادی ممالک نے جاپان پر زور ڈالا ، کہ وہ بحریہ کے حوالے سے 5-5-3 کی شرح کا معاہدہ دستخط کرے، یعنی ہر پانچ امریکی اور پانچ برطانوی بحری جنگی جہازوں کے مقابلے میں جاپان کوتین جہاز رکھنے کی اجازت ہوگی - یہ جاپان کی سفارت کاری میں شکست کا ایک بڑا واقعہ سمجھا جاتا ہے -

سنہ 1920 کے بعد کا جاپانی دور اندرونی بدامنی کا شکار رہا - خراب اقتصادی حالات کی وجہ سے مُلکی سیاسی عدم استحکام بڑھتا گیا، اور کئی سیاست دانوں بشمول ایک وزیراعظم کے قتل کردئے گئے - فوج پر نہ تو پارلیمنٹ ، اور نہ ہی حکومت کو کنٹرول تھا ، اور یہاں تک کہ شہنشاہ بھی بے بس تھا - بلکہ حکومت کی باگ دوڑ عوامی حکومت کی بجائے فوج کے ہاتھوں میں تھی -

جاپانی سیاسی پارٹیوں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ یہ اپنے مفاد کی خاطر قوم کو متحد کرنے کے بجائے منقسِم کرنے کی وجہ بن گئی ہیں - بالاخر تمام پارٹیوں نے اپنے آپ کو تحلیل کرنے پر رضامندی ظاہرکرکے یک جماعتی تنظیم Imperial Rule Assistance Association قائم کی ، جس میں سیاسی جماعتوں ، پریفیکچروں (ایک پریفکچر چھوٹے

صوبے یا بڑے ضلع جتنا علاقہ ہوتا ہے) میں قائم خواتین اور ہمسایوں کی تنظیموں نے شمولیت کی - لیکن اِس تنظیم میں مربوط سیاسی ایجنڈے کی کمی تھی ، لہٰذا ، گروپوں کی باہمی چپقلش اور جھڑپیں بدستور جاری رہیں -

دراصل اِس تنظیم کے قیام کی وجہ ، جہاں مُلکی بدحالی تھی ، وہاں Sakurai Blossom Society بھی تھی - یہ قوم پرستوں کی ایک خُفیہ تنظیم تھی ، جو دسمبر 1930 میں جاپان کی شاہی فوج میں شامل لیفٹینٹ کرنل کینگورو ہاشی موتو ، نے دیگر کئی نوجوان افسروں کے ساتھ ملکر بنائی تھی - اِس کا مقصد ریاست کو عسکری خطوط پر منظم کرنا تھا ، اور اِس مقصد کیلئے اگر بغاوت کرنے کی ضرورت پڑ جائے ، تو اُس پر بھی عمل درآمد کیا جائے گا - ہاشی موتو، اُن دِنوں میں جاپانی شاہی فوج میں روسی شعبہء کے سربراہ تھے - ابتداء میں اِس خفیہ تنظیم کے تقریباً دس ارکان تھے ، جو فروری 1931 میں پچاس سے زیادہ ہوگئے تھے - ایک اندازے کے مطابق ، اکتوبر میں اِن کی تعداد سینکڑوں ہوگئی - اُنہوں نے مُلک کے سیاسی اور معاشی نظام کو بدعنوان قراردیا ، اور وہ ریاستی سوشلزم لاکر نئی تبدیلی لانا چاہتے تھے - لیکن دو واقعات میں ناکامی کے بعد اِس تنظیم کی قیادت کوگرفتار کرلیا گیا اور تنظیم توڑی دی گئی -

اُدھر یورپ میں حالت کچھ یوں رُخ اختیار کررہے تھے کہ سنہ 1930 کی دھائی میں ابتدائی چند سالوں تک کساد بازاری رہنے کے بعد حالات سنبھلنے پر کئی مُلکوں میں مطلق العنان حکومتیں قائم ہوچکی تھیں ، جن میں ایڈولف ہٹلر سرفہرست تھے - وہ سنہ 1933 میں جرمنی کے چانسلر یعنی ریاستی سربراہ بن چکے تھے - اُن کی توسیع پسندانہ پالیسیوں سے بے چینی بڑھتی جارھی تھی - ایک طرف جرمنی پولینڈ کو قبضے میں لینے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا ، تو دوسری جانب اٹلی نے ایتھوپیا پر قبضہ کرلیا تھا -

جاپان اور چین کے تعلقات میں بھی کشیدگی پیدا ہوگئی تھی ، کیونکہ جاپان کے زیرِقبضہ

علاقے منچوریا میں واقع جاپانی ریلوئے لائن پر ایک دھماکہ ہوا - جاپانیوں نے اِس تخریب کاری کا الزام چینیوں پر لگایا ، لیکن کچھ کا خیال ہے کہ جاپانیوں نے خود دھماکہ کرکے منچوریا پر فوجی کشی کا جواز بنایا ، تاکہ معیشت کیلئے مزید وسائل ، جاپانیوں کی آباد کاری اور مصنوعات کی فروخت کیلئے منڈیاں حاصل کی جائیں اور ایشیاء پر اپنی ثقافتی بالادستی قائم کی جائے - بحرحال ، اِس دھماکے کی وجوہات ابتک متنازعہ ہیں- یہ واقعہ تاریخ میں Mukden Incident کے نام سے یاد کیا جاتا ہے -

جاپانی فوج نے سنہ 1931 میں لیفٹیننٹ کرنل کانجی ایشی وارا کی قیادت میں منچوریا پر چڑھائی کی اور چین اور اندرونِ منگولیا کے علاقوں پر مشتمل منچوریا میں Manchukuo نامی ایک آزاد ریاست قائم کردی ، جو دراصل ایک کٹھ پُتلی حکومت تھی - اُس وقت چین میں قوم پرست رہنماء Chiang Kai-shek کی ایک کمزور حکومت قائم تھی ، جو مختلف دھڑوں کے مابین لڑی جانے والی اندرونی خانہ جنگی سے مشکلات کا شکار تھی اور قحط سالی اور بدعنوانی نے حکومتی بُنیادوں کو کُھوکھلا کردیا تھا - اِن میں کمیونسٹوں کے حوصلے بلند تھے -

منچوریا میں جاپانی حمایت یافتہ نئی حکومت کو چین کی کومنتانگ حکومت نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا - عالمی سطح پر کسی بھی بڑی طاقت نے جاپانی جارحیت کو روکنے کی کوشش نہیں کی - چین نے لیگ آف نیشن سے مدد مانگی ، جس نے سنہ 1933 میں ایک تفتیشی کمیٹی مقرر کی - کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں جارحیت کی مذمت کی ، لیکن جاپان کو اشتعال دینے سے گریز کیا - یہ تنظیم ، جاپانی جارحیت کو روکنے میں ناکام رہی، اور اُسے ایک رُکن کی حثیت سے بھی برقرار نہ رکھ سکی - برطانیہ اور فرانس نے کوئی کردار ادا نہیں کیا کیونکہ وہ دونوں ممالک اپنے معاشی اور سیاسی گرداب میں پھنس چکے تھے ، جب کہ امریکہ ، کُلی طور پربین الاقوامی کساد بازاری سے نبردآزما تھا -

عالمی برادری نے جاپان کی جانب سے کیے جانے والے بے دریغ قتل عام اور اپنی مرضی کی حکومت بنانے پر مزمت کی - کہاجاتا ہے ، کہ یہیں سے جاپان اور امریکہ کے مابین اختلافات کی خلیج بڑھتی چلی گئی ، بلکہ اِسے کسی بڑے ٹکراؤ کا پہلا قدم سمجھا جاتا ہے -

جرمنی اور جاپان نے روس کے بنائی ہوئی بین الاقوامی کمیونسٹ تنظیم Comintern کے خلاف 25 نومبر 1936 کو Anti-comintern معاہدے پر دستخط کیے ، جس کے تحت اگر روس جرمنی یا جاپان پر حملہ کرے گا ، تو دونوں ممالک اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے ایک دوسرے سے مشاورت کریں گے - دونوں مُلکوں نے روس کے ساتھ کسی بھی قِسم کا سیاسی معاہدہ نہ کرنے پر اتفاق کیا اور اِس کے علاوہ ، جرمنی نے جاپان کے زیر اثرManchukuo کو تسلیم کیا -

منچوریا کی لڑائی اور اِسی نوعیت کے دیگر واقعات نے جاپان اور چین کے مابین دوسری جنگ کی راہ ہموار کردی - شنگھائی کے مارکو پولو پُل کے رونماء ہونے والے واقعہ کو بھی اِس جنگ کی وجہ سمجھا جاتا ہے - واقعہ کچھ یوں تھا کہ جون 1937 سے جاپانی افواج نے مارکوپولوپُل کے مغربی علاقے میں رات کی تاریکی میں فوجی تربیت جیسی سرگرمیاں بڑھادی تھیں - چینی حکومت نے کہا کہ چونکہ اِس شو و غل سے مقامی آبادی متاثر ہورہی ھے ، لہذا ایسی سرگرمیوں کے بارے میں پہلے سے آگاہی دی جائے - گو کہ جاپانی حکومت نے اِس چینی درخواست سے اتفاق کیا، تاہم ، 7 جولائی 1937 کی رات ، جاپانی افواج نے بغیر اطلاع دئیے ایک بار پھر اپنی سرگرمیاں شروع کیں ، جس پر علاقے میں متعین مقامی چینی فورسز چوکس ہوئیں ، کہ شاید جاپانی فوج کسی حملے کی تیاری کر رہی ہے - لہذا ، اُنھوں نے متنبہ کرنے کیلئے ہوائی فائرنگ کی - اِسی اثناء میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا اور اِس کی آواز دور تک سُنی گئی - جب اُس علاقے میں متعین جاپانی فوجی اپنے رجمنٹل کمانڈر کو رپورٹ دینے میں ناکام ہوا، تو میجر Kiyonao Ichiki کو شک ہوگیا تھا کہ اُس کا سپاہی، چینیوں کے

ہتھے چڑھ گیا ہے - جاپانی فوج نے چینی رجمنٹل کمانڈر کو فون کیا کہ وہ اپنا جوان ڈھونڈنے کی غرض سے علاقے کی تلاشی لینا چاہتے ہیں - گو کہ مذکورہ فوجی مل گیا تھا ، لیکن پھر بھی جاپانی ملٹری انٹیلیجنس نے چینی جنرل Qin Dechun سے یہی مطالبہ دوہرایا ، جس کے جواب میں کہا گیا کہ چونکہ فوجی سرگرمی بغیر اطلاع دیئے ہورہی تھی ، اِس لیے وہ خود تلاشی لیں گے - مگر جاپانی فوج بضد رہی کہ وہ خود ہی تلاشی لیں گے اور اُنہوں نے دو گھنٹے بعد الٹیمیٹم جاری کردیا -

8 جولائی کی صُبح ساڑھے 3 بجے ، جاپانی فوج کا قافلہ علاقے میں پہنچ گیا - صبح 4 بجکر 50 منٹ پر دو جاپانیوں کو وانپنگ علاقے میں جانے کی اجازت دی گئی - تلاشی کے دوران ، جاپانی فوج نے بکتر بند گاڑیوں سے مارکوپولو پُل پر حملہ کردیا - چینی فوج کے کرنل Ji Xingwen نے اپنے سپاہیوں کو ہر صورت میں اِس پُل کے دفاع کو حُکم دیا - دونوں اطراف سے کئی فوج مارے گئے - اِس بڑھتی ہوئی کشیدگی نے بعد میں بڑی جنگ کی شکل اختیار کرلی -

اُس وقت کے جاپانی وزیراعظم Konoe کی حکومت نے چینیوں کو سزا دینے کیلئے چین کے دارالحکومت Nanking سمیت شمالی اور مشرقی ساحلی علاقوں پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا - فوجی کاروائی کرتے ہوئے چینیوں سے ہتھیار ڈالنے کا کہا گیا ، لیکن اُنہوں نے انکار کردیا - جاپانی وزیراعظم کو فتح حاصل کرنے کی اُمید تھی ، مگر یہ سب مشکل بنتا جارہا تھا ، کیونکہ چین میں قوم پرستی اور خود انحصاری کا جذبہ زور پکڑ چکا تھا - چینیوں نے اِس جنگ کو جنگِ مزاحمتِ جاپان کے طور پر لے لیا تھا -

جاپان پر الزام ہے کہ اُس نے Nanking پر قبضے کے دوران بے دریغ قتلِ عام کیا - Nanking اُس وقت چین کا دارالحکومت تھا - ہزاروں عورتوں کی آب رویزی کی اور سینکڑوں ہزاروں لوگوں کا قتل کیا - ایک اندازے کے مطابق ، یہ قتل عام اُس وقت سے شروع ہوئی ، جب جاپانی

فوج ، نومبر کے وسط میں Jiangsu میں داخل ہوئی اور یہ سلسلہ مارچ 1978 کے اؤاخر تک چلتا رہا - مرنے والوں کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے - International Military Tribunal of the Far East کا اندازہ ہے کہ 2 لاکھ 60 ہزار افراد ہلاک ہوئے - چین کے سرکاری اعداد و شمار میں یہ تعداد 3 لاکھ بتائی ہے ، جبکہ جاپان کے تاریخ دانوں نے ایک لاکھ اور دو لاکھ کے درمیان بتائی ہے -

جولائی 1937 میں جب بیجنگ کے قریب جنگ لڑی جارھی تھی ، تو اِس کے ساتھ ہی ایک ماہ بعد شنگھائی میں بھی لڑائی نے زور پکڑلیا - جاپان مکمل طور پر اعلان جنگ نہیں کر رہا تھا ، کیونکہ اُسے برطانیہ اور امریکہ کی جانب سے مداخلت کا خطرہ تھا -

جاپانی پراپیگنڈے میں چین کے خلاف جنگ کو جنگِ مقدس کہا جارھا تھا - اب وزیراعظم Konoe نے جنوب مشرقی ایشیا کیلئے ایک نئے آرڈر کا اجراء کیا - یہ ایشیائی عوام پر سُپریم جاپانی حکمرانی قائم کرنے کا منشور تھا - دوسال کی مدت میں رونماء ہونے والے پے درپے واقعات کی وجہ سے امریکہ نے چین کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے جاپان سے مطالبہ کیا کہ وہ چین سے نکل جائے اور اُسے تنہاء چھوڑ دے - جب جاپان نے پوری طرح عمل درآمد نہیں کیا ، تو امریکہ نے جاپان کے ساتھ تیل اور لوہے کی تجارت روک دی - جنگِ شنگھائی میں چین نے سخت مزاحمت کا مظاہرہ کیا - چین اور جاپان دونوں کا بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ، اور چینی افواج نے نان جینگ سے پسپائی اختیار کی لیکن تاثر یہ ملا کہ اب اُنہیں شکست دینا مشکل ہوتا جارہا ھے - اب چینی حکمت عملی یہ تھی کہ جنگ کو اُس وقت تک طول دیا جائے ، جب تک امریکہ جنگ میں شامل نہ ہو - جاپانی فوج کی پیش قدمی سست کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کیے جانے لگے ، مثلاً جاپانی فوج کو مشکلات میں ڈالنے کیلئے پانی کے ڈیم توڑدیئے گئے ، جس سے سیلاب آگیا تھا - وہ جاپانی فوج کو اُس حد تک بڑھنے دے رہے تھے ، جہاں اُنہیں گھیرے میں لیکر حملہ کیا جائے اور اِس کی مثال اُنہوں نے سنہ 1939 کے

Changsha کی دفاع کے دوران پیش کی -

سنہ 1940 میں چین کی سُرخ فوج نے مُلک کے شمال میں ایک بڑا حملہ کیا ، اور ریلوئے لائنیں اُڑا دیں اور کوئلے کی بڑی کان تباہ کردی - اب جاپانی فوج سخت مایوسی اور گُومگو کی کیفیت میں تھی ، اور اُنہوں نے سب کو قتل کرو، لوٹو اور جلاؤ کی پالیسی اختیار کرلی اور وسیع پیمانے پر جنگی جرائم کیے -

دوسری جانب جاپان کے سوویت یونین کے ساتھ بھی تعلقات خراب تھے اور دونوں مُلکوں نے سنہ 1938 میں جھیلِ خسان کی لڑائی لڑی ، جس کی وجہ یہ تھی کہ جاپان نے Manchokuo میں اُس علاقے کو شامل کیا ، جس پر روس کا دعویٰ تھا - لڑائی اُس وقت شروع ہوئی جب جاپان نے سوویت یونین سے مطالبہ کیا کہ وہ Khasan نامی جھیل کے مغرب ، اور Primorye کے جنوب میں واقع پہاڑوں سے اپنی سرحدی فوج ہٹا لے - یہ علاقہ ولاڈیواسٹوک سے زیادہ دور نہیں - روس نے یہ مطالبہ مسترد کردیا - جاپانی فوج نے ہلکے اور درمیانی ٹینکوں کی مدد سے حملہ کیا ، اور روس نے بھی ٹینکوں اور آرٹرلی کی مدد سے فوری جوابی حملہ کردیا - جاپان نے اپنی فوجی قوت بڑھانے کیلئے مزید کُمک بھیجی لیکن کامیابی حاصل نہ ہوئی اور جاپانی فوجوں کو سوویت علاقائی حدود سے پیچھے دھکیل دیا گیا - جاپان کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی اور اُس نے نئی حکمت عملی کے ساتھ ، سوویت یونین پر ایک اور بھرپور حملہ کرنے کی منصوبہ بندی شروع کردی - جب جاپان نے Manchukuo کی ریاست قائم کی ، تو اِس نئی ریاست اور منگولیا کے مابین Khalkhyn نامی دریا کو سرحد کی حد بندی قرار دیا - اُس وقت کی قابض جاپانی فوج کے IJA 23rd Division کو مُلک کی بہترین یونٹس میں سے شمار کیاجاتا تھا - لڑائی اُس وقت شروع ہوئی جب 11 مئی 1939 کو منگول فوج کے گھوڑ سوار یونٹ (Cavalry) کے تقریباً 90 سپاہی Manchukuo کے متنازعہ علاقے میں داخل ہوئے - مقامی فوج نے حملہ کرکے اُنہیں پسپا کردیا ، لیکن دو دِن بعد منگولوں نے

بڑی تعداد کے ساتھ حملہ کیا ، جس کو روکنا Manchokuo کی فوج کے بس کا کام نہیں تھا ، لہذا جاپانی فوج کی مدد طلب کی گئی - جاپانی فوج کی آمد پر منگول تواُس علاقے سے نکل گئے ، تاہم 28 مئی کو سوویت اور منگول فوجوں نے مشترکہ طور پر حملہ کیا - جاپانی فوج نے لیفٹینٹ کرنل Yaozo Azuma کی قیادت میں مقابلہ کیا لیکن 8 افسروں اور 97 جوانوں کی ھلاکت کے بعد اُسے شکست ہوئی - جاپانی فضائیہ نے منگولیا میں واقع ، سوویت یونین کے ہوائی اڈوں پر حملے کیے اور کئی جہاز مار گرائے، لیکن یہ حملے ٹوکیو میں واقع شاہی جاپانی فوج کے ہیڈ کوارٹرکی اجازت کے بغیر کیے گئے تھے - لہذا ، اطلاع ملنے پر مزید فضائی حملے نہ کرنے کا حُکم جاری کیا گیا -

جون کے مہینے میں سوویت یونین کے نئے لیفٹینٹ جنرل Georgy Zhukov پہنچے - ماہ بھر سوویت اور منگول فوجوں کی دریائے نومونھان کے اِرد گرد کاروائیاں جاری رہیں - دخل اندازوں کی سرکوبی کیلئے جاپانی لیفٹینٹ جنرل Michitaro Komatsubara کو کاروائی کرنے کی اجازت دے دی گئی - جاپان کی مختلف رجمنٹوں نے کئی محاذوں سے حملے کیے لیکن سوویت افواج نے سخت مزاحمت کی - اِن جھڑپوں میں جاپانی فوج کے پانچ ہزار فوجی ھلاک ہوئے اور اسلحہ و گولہ بارود کی کمی محسوس ہونے لگی - گو کہ اب جاپان کو 75000 فوجی اور سینکڑوں جہازوں کی قوت حاصل تھی ، تاہم جاپانی فوج نے کچھ وقت کیلئے پسپائی اختیار کی اور 24 اگست کو ایک بار پھر نئی صف بندی کرتے ہوئے تیسرے بڑے حملے کی منصوبہ بندی کی -

دوسری جانب سوویت اور منگول افواج نے ٹینک بریگیڈز ، انفنٹری ڈویژن ، کیولری، ائر ونگ اور 50,000 فوج کو حرکت دی - دریائے Khalkhyn کے آس پاس مختلف محاذوں پر گھمسان کا رن پڑا - مخالف فوجوں نے جاپانیوں کے مواصلاتی رابطے منقطع کرتے ہوئے گھیرے میں لیکر پے درپے حملے کیے - بالاخر 31 اگست 1939 کو شکست جاپانی فوج کا مقدر

بنی ، اور بچ جانے والے یونٹس نے Nomohan کے مشرق کی جانب پسپائی اختیار کی - ایک اندازے کے مطابق ، اِس جنگ میں جاپان کے 45,000 جبکہ سوویت یونین کے 17,000 فوجی ہلاک ہوئے -

اگلے دِن یعنی یکم ستمبر 1939 کو ہٹلر کی فوجوں نے پولینڈ پر فوج کشی کرکے جنگ عظیم دوئم کا آغاز کردیا -

(جاری ہے)